تعارف

حضرت شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا محمد اشفاق احمد رحمۃ اللہ علیہ
خلیفہ ارشد حضرت مولانا مطلوب الرحمن عثمانی رحمۃ اللہ علیہ
(برادر بزرگ حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ)

مکتبہ علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ

فہرست مضامین

تعارف علامہ شبیر احمد عثمانی 3

مدرسہ دیوبند 3

خاندانِ عثمانیؒ 5

ترجمۂ قرآن 7

انور شاہ صاحبؒ 9

ترجمہ کی خوبیاں 9

شیخ الہندؒ اور حضرت علامہؒ 10

علامہ شبیر احمد عثمانیؒ اور مولیٰنا سیّد حسین احمد مدنیؒ 11

مفسّر قرآن کون ہو سکتا ہے 12

حضرت شاہ عبد القادرؒ اور حضرت علامہ عثمانیؒ 16

تفسیر عثمانی کے مضامین کا مختصر خاکہ 17

علامہ شبیر احمد عثمانیؒ اور سیاست 51

۱۔ جنگِ بلقان میں ترُکوں کی حمایت 51

۲۔ عالمِ اسلام کا ایک مرکز ہونا چاہیئے 51

۳۔ جناح صاحبؒ اور علامہؒ 51

۴۔ علامہؒ اور لیاقت علی خاں شہید 52

۵۔ علامہؒ اور جمعیۃ العلماء ہند 53

۶۔ جمعیۃ العلماء اسلام کلکتہ 53

۷۔ سرحد کا ریفرنڈم 53

۸۔ افسوسناک پروپیگنڈہ 54

تعارف علامہ شبیر احمد عثمانیؒ

مدرسہ دیوبند

میرے پیر و مرشد مولٰینا مطلوب الرحمٰن عثمانی رحمۃاللہ علیہ علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃاللہ علیہ کے بڑے بھائی تھے۔ اور عمر میں دس سال بڑے تھے۔ ایک مجلس میں آپ نے بیان فرمایا کہ ہمارے والد مولوی فضل الرحمٰن صاحبؒ نے مولٰینا محمد قاسم صاحبؒ سے کہا کہ "جی چاہتا ہے کہ ایک مکتب کھول لیں۔" مولٰینا محمد قاسم صاحبؒ نے فرمایا: "یہ بہت اچھی تجویز ہے۔" ۱۸۵۷ء میں انگریزوں نے مسلمانوں کی شوکت کو ختم کرنے کیلیئے بڑے مظالم کیے۔ ہندو انگریز کا مدِّمقابل نہیں تھا بلکہ مسلمان انگریزوں کے حریف تھے۔ چونکہ انگریز نے حکومت مسلمانوں سے چھینی تھی۔ چنانچہ انگریز نے کوشش کی کہ مسلمانوں کے اسلامی ورثے کو نیست و نابود کر دیا جائے۔ اُسی وقت انگریز ہندوستان میں کامیابی کے ساتھ حکومت کر سکتا تھا۔ چنانچہ انگریز نے مسلمانوں کو برباد کرنے کیلیئے نام نہاد مسلمانوں کو ہی آلہ کار بنایا۔ اللہ تعالٰی نے اپنے خاص بندوں پر اس حالت کو منکشف فرمایا۔ مولوی فضل الرحمٰن صاحبؒ نے جو خود انسپکٹر مدارس تھے، انہی حالات کے پیشِ نظر مکتب کھولنے کی تجویز مولٰینا محمد قاسم صاحبؒ کے سامنے پیش کی۔ چنانچہ ایک مکتب قائم کیا گیا۔ مولٰینا محمد یعقوب صاحبؒ اس مکتب کے مہتمم مقرر ہوئے۔ مولٰینا محمد یعقوب صاحبؒ مولٰینا محمد قاسم صاحبؒ کے اُستاد زادے تھے۔ مولوی

محمد یعقوب صاحبؒ نے خواب میں دیکھا کہ سرورِ کونین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مقام پر عصاء مبارک ہاتھ میں لیے ہوئے کھڑے ہیں اور مولانا محمد یعقوب صاحبؒ سے فرما رہے ہیں (عصاء مبارک سے زمین پر نشان ڈالتے ہوئے) ''مولوی یعقوب یہاں مدرسہ بنالو''۔ مولیٰنا محمد یعقوب صاحبؒ صبح کو مولیٰنا محمد قاسم صاحبؒ کی خدمت میں پہنچے اور اپنا خواب بیان کیا۔ مولیٰنا محمد قاسم صاحبؒ نے فرمایا: ''تعبیر تو بعد میں پوچھنا پہلے اس مقام پر چلو''۔ چنانچہ جب وہاں پہنچے تو عصاء مبارک کا نشان موجود تھا۔ اسی نشان پر مدرسہ کی تعمیر شروع ہوئی۔

حضرت سیّد احمد شہیدؒ جب سہارنپور تشریف لے گئے تو راستہ میں دیوبند کی یہ زمین بھی آئی جس پر مدرسہ بنا ہے تو آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ ''اس مقام سے علم کی بُو آرہی ہے''۔ یہ بات سید احمد شہیدؒ نے ۱۸۰۲ءمیں فرمائی اور مدرسہ دیوبند ۶۵ سال بعد وجود میں آیا۔ سیّد احمد شہیدؒ شاہ ولی اللہ صاحبؒ کے خاندان کے تربیت یافتہ تھے اور اُمیت کے راستہ سے واصل ہوئے تھے۔ بڑے صاحبِ کشف اور صاحبِ وجدان تھے۔ علم کی یہی خُوشبو ان کو شاہ صاحبؒ کے خانوادے سے آئی تھی اور یہی خوشبو ان کو اس مقام پر محسوس ہوئی۔ اس میں اشارہ ہے اس طرف کہ مدرسہ دیوبند کے علوم وہی ہوں گے جو شاہ صاحبؒ کے خاندان کے تھے۔ قصّے تو اور بہت سے مشہور ہیں مگر سلیم قلب والوں کے لیے یہ تقریر ہی کافی ہے اور زنگ آلود دلوں کے لیے تو یہودیوں کا مشہور قول یاد آتا ہے کہ ''ہمارے دل تو غلافوں میں ملفوف ہیں''۔ اس مختصر تقریر کا منشاء یہ ہے کہ مدرسہ دیوبند سرورِ کونین سرورِ انبیاء جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اشارے پر

قائم ہوا۔اس لیے اس مدرسہ کا فیضان بہت ہی زیادہ ہونا چاہیے تھا۔ چنانچہ بڑے بڑے لوگ اس مدرسہ سے پیدا ہوئے جنھوں نے ہندوستان اور دیگر ممالک کی زمینوں کو نورِ ہدایت سے منوّر کر دیا۔اس مدرسہ کے سب سے پہلے طالب علم مولانا محمود حسنؒ(اسیر مالٹا)ہیں۔ مولٰینا محمد قاسم صاحبؒ اور مولٰینا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ کے علومِ ظاہری اور علوم باطنی کے سب سے بڑے حامل مولٰینا محمود حسن صاحبؒ ہیں جو بعد میں شیخ الہند کے لقب سے مشہور ہوئے۔ مولٰینا انور شاہ صاحب کشمیریؒ، مولٰینا اشرف علی صاحب تھانویؒ، مولٰینا سیّد حسین احمد مدنیؒ، مفتی کفایت اللہ صاحبؒ، علامہ شبیر احمد عثمانیؒ وغیرہم ایسے بڑے لوگ ہیں جو امّتِ مرحومہ کا سرمایہ ہیں اور امّتِ مسلمہ بجا طور پر ان پر فخر کر سکتی ہے۔

خاندانِ عثمانیؒ

میرے پیر و مرشدؒ بیان فرماتے تھے کہ حضرت شیخ الہندؒ ہماری والدہ کو چچی کہتے تھے۔اس طرح علامہ شبیر احمد عثمانیؒ حضرت شیخ الہندؒ کے نسبی بھائی بھی تھے۔ مولٰینا فضل الرحمٰن صاحبؒ مدرسہ دیوبند کے محرّک اصلی تھے اس لیے اللہ تعالیٰ نے آپ کو بڑے فضل سے نوازا۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ کے چار صاحبزادے تھے (۱) شاہ عبد العزیز صاحبؒ، (۲) شاہ عبد القادر صاحبؒ، (۳) شاہ رفیع الدین صاحبؒ، (۴) شاہ عبد الغنی صاحبؒ جو اسمٰعیل شہیدؒ کے والد بزرگوار ہیں۔ شاہ صاحبؒ کے خاندان کے بعد مولوی فضل الرحمٰن صاحبؒ کی ایسی ہستی ملتی ہے کہ جن کے فرزندوں میں چار فرزند

ایسے ہوئے ہیں کہ مسلمان قوم اُن کی اسلامی خدمات پر فخر کر سکتی ہے: (۱) مولینا حبیب الرحمٰن عثمانیؒ، (۲) مفتی عزیز الرحمٰن عثمانیؒ، (۳) مولینا مطلوب الرحمٰن عثمانیؒ، (۴) علامہ شبیر احمد عثمانیؒ۔ چار بھائی اور تھے: (۱) عبد الرحمٰن صاحبؒ جو جوانی میں انتقال کر گئے تھے، (۲) محبوب الرحمٰن صاحبؒ جو ملّا جیون مجذوب (کراچی میں انتقال ہوا) کے والد تھے، (۳) سعید الرحمٰن عثمانیؒ، (۴) فضل حق عثمانیؒ۔ یہ سب حضرات بہت نیک اور صالح ہوئے۔ مولینا حبیب الرحمٰن صاحبؒ، مفتی عزیز الرحمٰن صاحبؒ، حافظ عبد الرحمٰنؒ پہلی والدہ سے تھے اور محبوب الرحمٰن عثمانیؒ، مولینا مطلوب الرحمٰن عثمانیؒ، علامہ شبیر احمد عثمانیؒ، سعید الرحمٰن عثمانیؒ اور فضل حق عثمانیؒ دوسری والدہ سے تھے۔ پیر و مرشد بیان فرماتے تھے کہ ہم بھائیوں کو کبھی احساس بھی نہیں ہوا کہ ہم سوتیلے بھائی ہیں۔ ہماری والدہ کی تمام بھائی ایسی خدمت کرتے تھے جیسی حقیقی ماں کی خدمت کرتے ہیں۔ مولینا حبیب الرحمٰن صاحبؒ مدرسہ دیوبند کے مہتمم تھے۔ بڑے ذکی اور فہیم انسان تھے۔ بڑے بڑے عقلاء اُن سے بات کر کے فرماتے تھے کہ آپ کو تو کسی سلطنت کا وزیر ہونا چاہیئے تھا۔ صرف دو مرتبہ سال میں مدرسے سے نکلتے تھے۔ والدہ کے لیے گرمیوں میں اور سردیوں میں خود کپڑا خریدتے تھے اور خادم کے باوجود اپنے کندھے پر رکھ کر والدہ کے پاس کپڑا لے جاتے تھے۔ مفتی عزیز الرحمٰن صاحبؒ جوتے کا انتظام کرتے تھے۔ ایک مرتبہ جوتے میں کوئی خرابی دیکھی، چپکے سے جوتا اٹھایا اور دروازے میں پہنچ کر سر پر رکھ لیا۔ والدہ نے دیکھا کہ جوتا غائب ہے، معلوم ہوتا ہے مفتی جی لے گئے۔ تھوڑی دیر بعد مفتی صاحب نیا جوتا لے آئے۔ کہنے لگیں: مفتی جی ابھی تو جوتا اچھا

تھا، کیوں لے گئے؟ مفتی صاحب نے کہا: ''نہیں ماں جوتا پھٹ گیا تھا، قیامت میں کیا جوتے پڑواؤ گی''۔ جب مفتی صاحب صبح کو بازار جاتے تو پڑوس کی عورتوں کو آواز دیتے کہ بازار جارہا ہوں کچھ منگوانا ہو تو منگوالو۔ چنانچہ کئی کئی گھروں کی سبزی ترکاری مفتی صاحبؒ لا کر دیتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک بیوہ کے مکان کی چھت پر خود مٹی ڈالی۔ اس عورت نے کہا بھی کہ: ''مفتی جی کیا دوزخ میں پہنچاؤ گے؟'' آپ نے کہا کہ دوزخ میں پہنچانے کے سامان تو تُو کر رہی ہے۔ جب بارش میں چھت ٹپکے گی اور یتیم بچے پریشان ہوں گے تو کس پر اد بار پڑے گا، ہم ہی تو پکڑے جائیں گے۔ والدہ حضرت علامہؒ کے گھر میں رہتی تھیں اور ہمارے مرشد مولٰینا مطلوب الرحمٰنؒ باہر ملازمت پر ہوتے تھے اور آپ والدہ کے لیے خرچہ بھیجتے تھے۔ دیگر بھائی بھی اپنی حیثیت کے مطابق خدمت کرتے تھے۔ جب مولوی فضل الرحمٰن صاحبؒ کا وقتِ انتقال قریب آیا تو آپ نے مفتی صاحب کی طرف دیکھ کر فرمایا: ''کب کام آؤ گے؟'' چنانچہ مفتی صاحب وہاں سے اُٹھے اور شیخ الہندؒ کو ساتھ لے کر چھتہ کی مسجد تشریف لے گئے۔ اُس کے بعد والد مرحوم کی حالت عجیب انبساط کی ہوگئی۔ بار بار کہتے تھے کہ: ''دیکھو کتنا اچھا باغ ہے''۔ اللہ تعالیٰ کی ہزاروں رحمتیں ایسے خوش نصیب ماں باپ پر اور ایسے سعادت مند فرزندوں پر۔

ترجمۂ قرآن

حضرت مرشدی و مولائیؒ بیان فرماتے تھے کہ شیخ الہندؒ صرف دس پاروں کا ترجمہ کر پائے تھے کہ آپ نے سفر حجاز کا ارادہ فرمایا اور ۱۹۱۶ء میں ایک جماعت کو ساتھ

لے کر مکّہ معظّمہ پہنچے۔ وہاں انگریز نے شریف حسین آف مکہ کے ذریعہ حضرت شیخ الہند ؒ کو گرفتار کرایا اور مختلف تکلیف دہ مراحل سے گزار کر آپ کو مالٹا میں قید کر دیا۔ وہاں اللہ تعالیٰ نے آپ سے دو کام لیے۔ ایک تو قرآن کا ترجمہ آپ نے پورا کیا اور دوسرے اسلامک تحریک کو زندہ کیا۔ مختلف ممالکِ اسلامیہ کے بڑے بڑے لوگ انگریز نے وہاں قید کر رکھے تھے۔ حضرت شیخ الہندؒ نے سب کو اپنے رنگ میں رنگ دیا اور اس طرح عالمگیر اسلامی تحریک نئی قوت کے ساتھ پھیلنا شروع ہوئی۔ حضرت شیخ الہندؒ نے سورۃ بقرہ، سورۃ آلِ عمران اور سورۃ النساء کی تفسیر بھی لکھی تھی۔ لیکن آلِ عمران کی تفسیر وارثین کے پاس سے گم ہوگئی۔ مجید حسن صاحب نے بڑی جانفشانی سے حضرت شیخ الہندؒ کا ترجمہ شائع کیا۔ اس کے بعد مجید حسن صاحب نے کوشش کی کہ تفسیر کے ساتھ ترجمہ شائع ہو تو انہوں نے بڑے بڑے علماء کی طرف رجوع کیا مگر اُن حضرات کے تفسیری نمونے شیخ الہند ؒ کی تفسیر سے لگا نہیں کھاتے تھے۔ بالآخر انہوں نے علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کی طرف رجوع کیا۔ ادھر ہمارے پیر و مرشد نے حضرت علامہ ؒ کو ایک خط لکھا جس میں اپنا ایک الہام بیان کیا جس میں اشارہ تھا کہ قرآن کی خدمت کی جائے۔ حضرت مرشدی و مولائی نے یہ بھی لکھا کہ مجید حسن صاحب سے اس سلسلہ میں مراسلت کی جائے۔ مجید حسن صاحب پہلے ہی خط لکھ چکے تھے۔ حضرت علامہؒ یہ خط لے کر انور شاہ صاحب کشمیریؒ کے پاس پہنچے کہ بھائی صاحب کا یہ خط آیا ہے۔ انور شاہ صاحبؒ نے فرمایا کہ مولوی شبیر! مولوی مطلوب الرحمٰن کبھی کچی بات نہیں لکھ سکتے، آپ تفسیر کا کام شروع کر دیں۔ اس وقت حضرت علامہؒ، انور شاہ صاحبؒ اور مفتی عزیز الرحمٰنؒ ڈابھیل میں تھے۔

انور شاہ صاحبؒ

حضرت مرشدی و مولائی بیان فرماتے تھے کہ مولوی شبیر احمد کہتے تھے کہ تفسیر لکھتے وقت جب کسی مقام پر الجھن ہوتی تھی تو میں انور شاہ صاحبؒ کے پاس جاتا اور پوچھتا کہ شاہ صاحب! فلاں مضمون کس کتاب میں ملے گا تو شاہ صاحب فرماتے کہ "دیکھو مولوی شبیر یہ مضمون فلاں کتاب کے فلاں صفحہ پر ملے گا اور شاید فلاں سطر ہو"۔ مولوی شبیر احمد بیان فرماتے تھے کہ صفحہ تو صفحہ کبھی سطر بھی غلط نہ نکلتی تھی۔ اس طرح حضرت انور شاہ صاحبؒ بھی اس تفسیر کی خدمت میں شریک ہیں۔

ترجمہ کی خوبیاں

حضرت پیرو مرشدؒ بیان فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ انور شاہ صاحبؒ کی محفل میں شیخ الہندؒ کے ترجمہ کی خوبیاں بیان ہو رہی تھیں۔ ہر شخص اپنے اپنے ذوق کے مطابق ترجمہ کی خوبیاں بیان کر رہا تھا۔ انور شاہ صاحبؒ میری طرف مخاطب ہوئے کہ "مولوی مطلوب! تم خاموش ہو، تم نے کوئی بات نہیں کہی؟" میں نے عرض کیا: "شاہ صاحب میرے خیال میں ترجمہ میں دو باتیں خاص ہیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ قرآن کریم کثیر المعانی ہے اور شیخ الہندؒ نے یہ کوشش کی ہے کہ ترجمہ میں ایسے الفاظ لائے جائیں جو کثیر المعانی ہوں، دوسری بات یہ ہے کہ نزولِ قرآن خاص ہے مگر اطلاق عام ہے۔ حضرت شیخ الہند نے حتی الوسع شانِ نزول سے گریز کیا ہے (تاکہ معانی محدود نہ ہو جائیں) حضرت انور شاہ صاحبؒ نے فرمایا: "مولوی مطلوب! جہاں تمہاری نظر پہنچی ہے وہاں

کسی کی نظر نہیں پہنچی۔"

شیخ الہندؒ اور حضرت علامہؒ

مولوی مجید حسن صاحب نے تمام علماء کے تفسیری نمونوں کے مقابلہ میں صرف حضرت علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کے تفسیری نمونے کو پسند فرمایا۔ ریشم میں ریشم کا پیوند ہی مناسب معلوم ہوتا ہے۔ یہاں سے معلوم ہوا کہ حضرت علامہ شبیر احمد عثمانیؒ حضرت شیخ الہندؒ کے اصل اور حقیقی وارث ہیں۔ دیگر واقعات بھی اس حقیقت پر شاہد ہیں کہ شیخ الہندؒ کے علوم کے سب سے بڑے حامل علامہ شبیر احمد عثمانیؒ ہیں۔ خود حضرت شیخ الہندؒ فرماتے تھے کہ مولٰنا محمد قاسم صاحبؒ کا جتنا فیض مجموعی طور پر ہم سب کو پہنچا ہے اس سے زیادہ تنہا مولوی شبیر احمد کو پہنچا ہے۔

حضرت پیر و مرشدؒ فرماتے تھے کہ مختلف اسلامی ملکوں کے مشاہیر علماء شیخ الہندؒ سے ملنے کے لیے آتے تھے تو شیخ الہندؒ تو اُن کے طعام و قیام کے انتظام کے لیے گھر تشریف لے جاتے تھے اور مولوی شبیر احمد سے کہہ جاتے تھے کہ مولوی شبیر ذرا ان مہمانوں سے بات کر لینا۔ وہ حضرات علامہ شبیر احمد عثمانیؒ سے گفتگو کرنے کے بعد فرماتے تھے کہ اگر مولوی شبیر احمد صاحب سے ہماری ملاقات نہ ہوتی تو ہم خیال کرتے کہ دیوبند علوم سے خالی ہو گیا ہے۔

علامہ شبیر احمد عثمانیؒ اور مولانا سیّد حسین احمد مدنیؒ

نبی، نبی کو پہچانتا ہے اور ولی، ولی کو پہچانتا ہے۔ حضرت پیر و مرشدؒ بیان فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ دیوبند کی جامع مسجد میں جمعہ کے دن اعلان ہوا کہ مولانا حسین احمد مدنی ؒ جمعہ کی نماز کے بعد تقریر فرمائیں گے۔ (یہ وہ وقت تھا جب سیاسی اختلاف کی وجہ سے بعض نادان کانگریس کی حمایت کرنے والے طلباء نے حضرت علامہ کے گھر میں غلیظ پرچے ڈالے تھے)۔ چنانچہ مولانا حسین احمد مدنی صاحبؒ نے تقریر فرمائی۔ مولانا مدنیؒ نے فرمایا کہ ''میں عرصہ تک بلادِ عربیہ رہا ہوں مگر جو بات میں نے ہندوستان کے علماء میں دیکھی وہ کہیں نہیں دیکھی اور ہندوستان کے علماء میں جو بات میں نے دیوبند کے علماء میں دیکھی وہ کہیں نہیں دیکھی اور دیوبند کے علماء میں جو بات میں نے مولوی شبیر احمد کے اندر دیکھی وہ کہیں نہیں دیکھی اور میرا خیال ہے جب امت میں کوئی خلل واقع ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے مخصوص بندوں کو بھیج کر اُس کی اصلاح کرتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ مولوی شبیر احمد اُنہی لوگوں میں سے ہیں۔ لہٰذا اگر آئندہ مجھ کو معلوم ہوا کہ کسی نے گستاخانہ کلمات لکھ کر اُن کے مکان میں ڈالے تو میں رات کو اُٹھ اُٹھ کر اس کے لیے بددُعا کروں گا۔'' اس واقعہ کو بیان کرنے کے بعد مرشدی مولائیؒ نے فرمایا کہ مولانا مدنیؒ کی اس تقریر سے مراد ہے مجدّد۔ راقم الحروف کو اس بات میں کچھ شُبہ نہیں ہے چونکہ تفسیر عثمانی اس حقیقت کا کھلا ثبوت ہے۔ زندقہ، الحاد اور بدعت کے اس دور میں تفسیر عثمانی نے لاکھوں کروڑوں انسانوں کے عقائد اور خیالات درست کیے ہیں۔ دجّالوں، کذّابوں نے اس اُمّت میں جتنے گمراہ افکار پھیلائے ہیں، تفسیر عثمانی میں ان

سب کا ازالہ کیا گیا ہے اور ظاہر ہے اسی کو تجدید کہتے ہیں۔ یہ تفسیر تمام مقبول تفاسیر کا نچوڑ ہے۔

مفسّر قرآن کون ہو سکتا ہے

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ابراہیم علیہ السلام کی دُعا کا ذکر فرمایا ہے۔ ابراہیمؑ نے یہ دعا کی تھی کہ اے ربّ میری اولاد میں ایسا رسول پیدا فرمایئے جو ان پر تیری آیات تلاوت کرے اور ان کو کتاب اور حکمت سکھائے اور اُن کا تزکیہ فرمائے۔ میرے پیر و مرشدؒ بیان کرتے تھے کہ ابراہیمؑ کی دُعا قبول ہوئی مگر اللہ نے ترتیب بدل دی۔ مثلاً سورۃ جمعہ میں ہے کہ اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں ایک رسول اٹھایا جو ان پر اللہ کی آیات تلاوت فرماتا ہے اور اُن کا تزکیہ کرتا ہے اور اُن کو کتاب و حکمت سکھاتا ہے، یعنی تزکیہ کو کتاب و حکمت پر اللہ تعالٰے نے مقدّم فرمادیا۔ پیر و مرشدؒ نے فرمایا کہ اس کی دو وجوہ ہیں۔ پہلی وجہ یہ ہے کہ جنّت میں داخلہ تو ایمان پر موقوف ہے اور جہنّم سے بچاؤ تزکیہ پر موقوف ہے۔ جس کا یہاں تزکیہ ہو گیا وہ سیدھا سیدھا جنّت میں جائیگا (کافر کا تزکیہ جہنّم میں بھی نہ ہو گا جیسا کہ قرآن میں تصریح ہے)۔

دوسری وجہ اس ترتیب کے بدلنے کی یہ ہے کہ ابراہیمؑ پر کوئی بڑی کتاب نازل نہ ہوئی تھی، جس کے سمجھنے کے لیے بہت بڑے تزکیہ کی ضرورت ہوتی بلکہ صحائف نازل ہوئے تھے جن کو سمجھنے کے لیے کسی بڑے تزکیہ کی ضرورت نہ تھی اور جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم، کو یہ بحرِ بیکراں یعنی قرآنِ عظیم دیا جانے والا تھا جس کو سمجھنے کے

لیے بہت بڑے تزکیہ کی ضرورت تھی۔اسی لیے دُعا قبول کرتے ہوئے اللہ نے مقاصد بعثت کی ترتیب بدل دی اور تزکیہ کو تعلیم کتاب اور تعلیمِ حکمت پر مقدّم فرمادیا۔ یہاں سے معلوم ہوا کہ فہم قرآنی تزکیہ پر موقوف ہے۔ حضرت مرشدی و مولائی ؒ فرماتے تھے کہ مولوی شبیر احمد ایسے ہی مولوی شبیر احمد نہیں بن گئے تھے بلکہ سالہا سال تک بارہ تسبیح کا ذکر کیا ہے تب مولوی شبیر احمد ''مولوی شبیر احمد'' بنے۔ حضرت علامہ ؒ نے تزکیہ کے مراحل شیخ الہندؒ کی تربیت میں طے کیے۔

مولوی ہر گز نہ شد مولائے روم ؔ | تا غلامِ شمس تبریزی نہ شد!

حضرت مجدّد صاحبؒ نے آیت لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ کے ذیل میں لکھا ہے کہ اس کے دو معنی ہیں ایک ظاہری کہ بغیر وضو کے قرآن کو نہیں چھونا چاہیئے اور دوسرے باطنی کہ اس قرآن کے حقائق اور دقائق تک اُنہی لوگوں کی رسائی ہوسکتی ہے جو مزکّٰی اور مُطہّر ہیں۔ مراد یہ ہے کہ مفسّرِ قرآن وہی ہوسکتا ہے جو مزکّی ہو۔ غیر مزکّٰی لوگ اس مقام پر نہیں پہنچ سکتے اور یہ بھی ہے کہ جو شخص اُستاذ کی شان میں گستاخ ہو وہ علوم سے بہرہ ور نہیں ہوگا۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ شکر سے نعمت بڑھتی ہے اور ناشکری موجب زوالِ نعمت ہے۔ اُدھر حدیث پاک میں ہے کہ جو شخص انسانوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا شکر بھی ادا نہیں کرتا۔ اس عظیم نعمت قرآنِ کریم کے جامع حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنْہ ہیں۔ پس جو شخص حضرت عثمان غنیؓ کی شان میں بدزبانی کرنے والا ہے وہ علوم قرآنی سے محروم ہے۔ بلکہ تمام صحابہ کرامؓ معلّم قرآن ہیں۔ پس جو شخص صحابہؓ کی شان میں گستاخ ہے وہ نعمتِ قرآنی سے محروم ہے۔ یہاں سے معلوم ہوا کہ صحابہؓ کی

شان میں گستاخی کرنے والا بھی مفسر قرآن نہیں ہو سکتا۔ صاحبِ علم حضرات یہ بات جانتے ہیں کہ عقل، حکمت کا خلیفہ ہے۔ پس قرآنِ حکیم کا مفسر وہی ہو سکتا ہے جو عقل میں کامل ہو۔ جو شخص عقلِ کامل نہ رکھتا ہو وہ مفسر قرآن ہر گز نہیں ہو سکتا، اور یہ بات ظاہر ہے کہ قرآن کریم علوم کا سمندر ہے۔ پس مفسر قرآن وہی ہو سکتا ہے جو جامع العلوم ہو۔ چند کتابیں پڑھ کر مفسر قرآن نہیں ہو سکتا۔ تفسیر قرآنی اصل میں منشاء خداوندی کی تشریح کا نام ہے۔ پس جس شخص نے تزکیہ کے مراحل طے کر کے اللہ تعالیٰ سے ایک خاص تعلق قائم نہ کر لیا ہو قرب خاص سے نوازا نہ گیا ہو اور مراتب معرفت میں قدم راسخ نہ رکھتا ہو وہ بھی مفسر قرآن نہیں ہو سکتا۔ علامہ شبیر احمد عثمانیؒ متذکرہ تمام صفات عالیہ سے موصوف تھے۔ اس لیے آپ حقیقی معنی میں مفسر قرآن ہیں، جس طرح مسلم شریف کی شرح کر کے حضرت علامہؒ نے محدثین میں ایک عمدہ مقام حاصل کیا ہے، اسی طرح تفسیر قرآنی لکھ کر آپ نے مفسرین میں ایک ممتاز مقام پایا ہے۔ میں نے چچا فضل حق عثمانیؒ کے پاس وہ مسوّدہ بھی دیکھا ہے جس میں بخاری شریف کی تشریح ہے۔ عجیب و غریب مضامین اور علوم کا مجموعہ ہے۔ کسی صاحب نے بخاری شریف کی یہ تشریح آمیزش کے ساتھ شائع کی ہے جو میرے خیال میں معتبر نہیں ہے چونکہ اس میں علامہؒ کی اصل تقریر کا پتہ نہیں چلتا۔

حضرت انور شاہ صاحب کشمیریؒ فرماتے تھے کہ تفسیر قرآنی کے لیے اتنے علوم (؟) کی ضرورت ہے اور میں ایک علم کے سوا تمام علوم میں مہارت رکھتا ہوں۔ اس ایک علم میں مہارت نہ ہونے کی وجہ سے تفسیر قرآنی کی ہمت نہیں ہوتی اور وہ علم علمِ

فقہ ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ بغیر فقہ میں مہارت کے قرآن پاک کی تفسیر صحیح نہیں ہوسکتی اور ان لوگوں کو کیا کہیے جو فقہ کی ابجد سے بھی واقف نہیں اور مفسّر قرآن بن بیٹھتے ہیں۔ غرض علامہ عثمانیؒ کی ذات گرامی میں وہ تمام علوم جمع ہیں جو تفسیر قرآنی کے لیے ضروری ہیں۔ علماء افغانستان نے اس تفسیر کو فارسی میں منتقل فرمایا اور فخر المدارس (ہرات) کے علماء نے قابل غور تقریظ اور تبصرہ شائع کیا۔ یوں تو عالم اسلام کے بڑے بڑے علماء اور مشائخ نے اس تفسیر کی تعریف کی ہے مگر فخر المدارس کے علماء کرام نے اس کی افادیت اور فیض رسانی پر عمدہ کلام کیا ہے:

"یہ تفسیر ایک مبلّغ دینی، ایک مدرسِ علمی، ایک عالم فقہی، ایک فیلسوف اخلاقی کا درجہ رکھتی ہے۔ اُردو سے فارسی میں ترجمہ علماء افغانستان کی چند سالہ کوششوں کا نتیجہ ہے اور اس سلسلہ میں طبع کرنے والوں کی خدمات قابل قدر و ستائش ہیں۔ یہ تفسیر وحدت ملی و قومی کے روابط کی شیرازہ بندی میں اور معارف و معلومات دینی و علمی کی توسیع میں ایک مبارک مقام رکھتی ہے۔ فخر المدارس کے مدرسین کی نظر میں اس تفسیر کی اشاعت اور مطالعہ ہمارے ملک افغانستان کے تعلیم یافتہ اور کم پڑھے لکھے افراد، دونوں کے لیے مفید ہے۔ یہ تفسیر معاش اور معاد کے امور میں بہترین ہدایت ہے۔ جس قدر ہمارے لوگ اس تفسیر کا مطالعہ کریں گے اور اس میں عبور حاصل کرنے کی کوشش کریں گے اسی قدر قوم میں عدالت کا قیام، مذہبی احکامات کا احترام اور خالق و مخلوق کے حقوق کی حفاظت کا خیال پیدا ہوگا۔ یہ تفسیر ملت کے لیے صحیح

اخلاقی اور دینی رہبری کا مقام رکھتی ہے اور عنقریب اس کے اچھے نتائج برآمد ہوں گے۔ قوم میں ظلم اور تعدّی کے رجحانات اور دوسروں کے حقوق میں مداخلت کے جذبات کی اصلاح ہو گی۔ دینی و شرعی دساتیر کے لیے یہ تفسیر مجرّب نسخے پیش کرتی ہے۔ چونکہ ہمارے مسلمان باشندے اُمّ الکتاب سے عام طور پر بے خبر ہیں اس لیے ملکی قوانین اور دستور کے لیے یہ تفسیر معاون ہے اور مریضوں کے لیے شفا کا سامان ہے۔"

ہمارے ملک کا بھی کم و بیش یہی حال ہے۔ خاص طور سے جوان طبقہ علوم قرآنی سے دور ہو گیا ہے۔ بعض گمراہ لوگوں نے گمراہ کن لٹریچر پھیلا کر جوان طبقہ کے ایک حصّے کو گمراہ کر دیا ہے۔اس لیے ضروری ہے کہ اس تفسیر کو پھیلایا جائے تاکہ اس طبقہ کی بھی اصلاح کا سامان پیدا ہو جو غلط لٹریچر سے بے دین طبقہ سے زیادہ بدتر ہو گیا ہے اور جو اسلام کی بہت غلط تعبیر کو اپنے ذہن میں پرورش کر رہا ہے۔

حضرت شاہ عبدالقادرؒ اور حضرت علامہ عثمانیؒ

سب سے پہلے قرآنِ کریم کا اردو ترجمہ شاہ عبدالقادر صاحبؒ نے کیا ہے۔ حضرت شاہ صاحبؒ بامحاورہ ترجمہ کے بانی اور امام ہیں۔ جس شخص نے شاہ صاحبؒ کے بارے میں یہ لکھا ہے کہ اُن کا ترجمہ لفظی ہے اور اس میں خامیاں ہیں وہ قرآن سے جاہل ہے۔ مولٰینا محمد قاسم صاحبؒ فرماتے تھے: "اگر قرآنِ پاک اردو میں نازل ہوتا تو یا تو ایسا ہی ہوتا (یعنی شاہ صاحبؒ کے ترجمے جیسا) یا قریب قریب ایسا ہی ہوتا۔" سنا ہے یہ بھی فرماتے

تھے کہ: ”شاہ صاحبؒ کے ترجمے کے ٹکڑے ٹکڑے نازل ہوتے“۔ اس سے زیادہ تعریف ممکن نہیں۔ حضرت شیخ الہندؒ نے لکھا ہے کہ: ”میں نے کوئی نیا ترجمہ نہیں کیا بلکہ شاہ صاحبؒ کے ترجمے میں جو لفظ مرورِ زمانہ سے متروک یا غیر مستعمل ہو گئے تھے ان کی جگہ دوسرے الفاظ مروّجہ استعمال کیے ہیں اور جہاں عبارت اجمال میں تھی اس کو کھول دیا ہے تاکہ لوگ اس بیش قیمت ترجمہ کے فیضان سے محروم نہ ہو جائیں۔“ جیسا ترجمہ ہے ویسی ہی تفسیر ہے۔ جن حضرات کو حقائق اور معانی سے لگاؤ ہے وہ شاہ صاحبؒ کے تفسیری جملوں پر جھوم اٹھتے ہیں۔ حضرت علامہ عثمانیؒ نے اپنی تفسیر میں جگہ جگہ حضرت شاہ صاحبؒ کو کوٹ quote کیا ہے۔ پڑھنے والوں کو معلوم ہو گا کہ حضرت شاہ صاحبؒ کی تفسیر میں کیسے گہرے علوم پنہاں ہیں۔

تفسیر عثمانی کے مضامین کا مختصر خاکہ

نمبر شمار	عنوان	نام پارہ مع سورت وآیت نمبر
۱	ختم نبوت - (ان آیات کی تفسیر میں قادیانیوں کے بنیادی عقائد کا ابطال ہے گو حضرت علامہ رحمہ اللہ نے اس مرتد فرقے کا نام نہیں لیا)	پارہ ۳ سورۃ آل عمران ۵۵، پارہ ۱۸ مؤمنون ۵۰، پارہ ۴ نسآء ۱۵۹، پارہ ۲۲ احزاب ۵۰

۲	دعوت و تبلیغ	پارہ ۳ سورۃ آل عمران ۱۰۴، پارہ ۱۴ نحل ۱۲۵
۳	امت مسلمہ کی فضیلت کلی	پارہ ۲ سورہ بقرہ ۱۴۳، پارہ ۴ سورہ آل عمران ۱۱۰
۴	علمِ غیب	پارہ ۲۱ سورہ لقمان کی آخری آیت، پارہ ۷ انعام ۵۹، پارہ ۹ اعراف ۱۸۸، پارہ ۱۹ نمل ۶۵
۵	بدعت کی حقیقت	پارہ ۲ سورہ بقرہ ۲۰۸، پارہ ۲۷ سورہ حدید ۲۷
۶	مسئلہ بشریت	پارہ ۲۸ سورہ تغابن ۶، پارہ ۱۷ سورہ انبیاء ۸،۷

۷	سود کیوں حرام ہوا	پارہ ۳ سورہ بقرہ ۲۷۵، پارہ ۵ سورہ آل عمران ۱۳۰، پارہ ۳ سورہ بقرہ ۲۷۶
۸	نکاح کے شرائط اور متعہ کی حرمت	پانچویں پارہ کی پہلی آیت
۹	منکوحہ اور باندی کے ماسوا قضاء شہوت کے تمام طریقے حرام ہیں	پارہ ۱۸ سورہ مؤمنون ۷
۱۰	مسلمانوں کے سب سے بڑے دشمن یہودی اور مشرکین ہیں	چھٹے پارے کی آخری آیت
۱۱	مملکت اسلامی کے لئے بین الاقوامی پالیسی کا اصول کلیہ	پارہ ۲۸ سورہ ممتحنہ ۸،۹
۱۲	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث قرآن کی تفسیر ہیں	پارہ ۲۷ سورہ قیامہ ۱۹
۱۳	بیوی بچوں کو دین کی راہ پر لانا فرض ہے	پارہ ۲۸ سورہ تحریم ۶

۱۴	مشائخ کی بیعت کا قرآن سے ثبوت - (آیت ہذا میں جس بیعت کا ذکر ہے وہ بیعت اسلام نہیں ہے بلکہ مؤمنات سے خطاب ہے اور بیعت جہاد بھی مراد نہیں ہے چونکہ عورتوں پر جہاد فرض نہیں، اس بیعت سے وہی بیعت مراد ہے جو مشائخ میں مروج ہے اور مشائخ بیعت لیتے وقت اسی قسم کا عہد لیتے ہیں جو آیت میں بیان کیا گیا ہے، بیعت رضوان البتہ بیعتِ جہاد ہے۔)	پارہ ۲۸ سورہ ممتحنہ ۱۲
۱۵	امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کی طرف تفسیر میں اشارہ	پارہ ۲۸ سورہ جمعہ ۳
۱۶	تقلید مامور من اللہ ہے	پارہ ۱۴ سورہ نحل ۴۳
۱۷	حق اور باطل کی جنگ ظاہر میں اور باطن میں - (کبھی جھاگ کی طرح باطل حق پر چھا جاتا ہت مگر آخر کار باطل کا جھاگ غائب ہو جاتا ہے اور حق قائم رہتا ہے)	پارہ ۱۳ سورہ رعد ۱۷
۱۸	تقدیر معلق اور تقدیر مبرم کی تحقیق	پارہ ۱۳ سورہ رعد ۳۹

۱۹	کلمہ طیبہ اور کلمہ خبیثہ کے مختلف ثمرات	پارہ ۱۳ سورہ ابراہیم ۲۴-۲۷
۲۰	قرآن کا محافظ خود باری تعالیٰ ہے	پارہ ۱۴ سورہ حجر ۹
۲۱	شیاطین پر شہاب ثاقب کے پھینکنے کی حکمت	پارہ ۱۴ سورہ حجر ۱۸
۲۲	قرآن کریم نعمت عظیم ہے،اس کے حاملین کو کفار کی دولت پر نظر نہیں کرنی چاہیئے	پارہ ۱۴ سورہ حجر ۸۷-۸۸
۲۳	قرآن کی تفسیر وہی معتبر ہے جو احادیث رسول اللہ ﷺ کے مطابق ہو	پارہ ۱۴ سورہ نحل ۴۳-۴۴
۲۴	اللہ تعالیٰ لوگوں پر ظلم اور ناانصافی پر فورًا کیوں نہیں پکڑتا	پارہ ۱۴ سورہ نحل ٦۱
۲۵	جاہلوں سے کامل لوگ اللہ تعالیٰ کیسے پیدا کرتا ہے	پارہ ۱۴ سورہ نحل ٦۹
۲٦	تہذیب نفس کے بنیادی کلیات	پارہ ۱۴ سورہ نحل ۹۰
۲۷	بد قولی کا خیال تبھی پیدا ہوتا ہے جب او بار آنا ہوتا ہے	پارہ ۱۴ سورہ نحل ۹۱-۹۴
۲۸	دنیا میں اچھی زندگی ایمان اور عملِ صالح سے ملتی ہے	پارہ ۱۴ سورہ نحل ۹۷

۲۹	ناشکری کا نتیجہ بھوک اور خوف ہے	پارہ ۱۴ سورہ نحل ۱۱۲
۳۰	حضور ﷺ کو معراج جسمانی حاصل ہوئی	پارہ ۱۵ بنی اسرائیل کی شروع آیات
۳۱	طالبِ دنیا کے لئے صرف دنیا ہے اور طالبِ آخرت کے لئے مقبولیت ہے	پارہ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل ۱۹
۳۲	حکیمانہ اصولِ حیات	پارہ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل ۲۳-۳۹
۳۳	کائنات کی ہر شے اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہے	پارہ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل ۴۴
۳۴	توسل اور تعبد میں فرق	پارہ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل ۵۷
۳۵	نماز کے اوقات کا قرآن سے ثبوت	پارہ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل ۷۸
۳۶	حقیقتِ روح	پارہ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل ۸۵
۳۷	رسول اور نبی میں فرق	پارہ ۱۶ سورہ مریم ۵۱

۳۸	نماز سے مقصودِ اعظم اللہ کی یاد ہے	پارہ ۱۶ سورہ طہ ۱۴
۳۹	جنت میں مراتب تزکیہ پہ موقوف ہیں	پارہ ۱۶ سورہ طہ ۷۶
۴۰	سامریت حق اور باطل میں امتزاج ہے	پارہ ۱۶ سورہ طہ ۹۵-۹۶
۴۱	جو دین کے پیشواؤں پر طعن کرے وہ سامری اور خارجی ہے - (اس دور میں بھی بہت سے سامری اور خارجی پیدا ہو گئے ہیں جنہوں نے حق اور باطل کو گڈمڈ کر کے ایک مخلوق کو گمراہ کر دیا ہے)	پارہ ۱۶ سورہ طہ ۹۷
۴۲	جو اللہ کی یاد سے جی چراتا ہے اس کے لئے تنگی کی گزران	پارہ ۱۶ سورہ طہ ۱۲۴
۴۳	انبیاء سابقین بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرح بشر تھے ، فرشتے نہ تھے	پارہ ۱۷ سورہ انبیاء ۷-۸
۴۴	کوئی عورت پیغمبر نہیں ہوئی	پارہ ۱۷ سورہ انبیاء ۷ ، پارہ ۱۳ سورہ یوسف ۱۰۹
۴۵	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بصیرت منصوص ہے - (اس آیت کی تشریح سے معلوم ہوا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی	پارہ ۱۳ سورہ یوسف ۱۰۸

	شان میں گستاخی کرنے والا یا تنقید کرنے والا مردود ہے،اور قرآن سے جھگڑتا ہے)	
۴۶	اقوامِ عالم میں صحابہ رضی اللہ عنہم کا ایثار اور قربانی بے مثال ہے	پارہ ۶ سورہ مائدہ ۲۶-۲۴
۴۷	خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کی تعریف	پارہ ۱۸ سورہ نور ۵۵
۴۸	صحابہ رضی اللہ عنہم کا ایمان معیارِ ایمان اور ہدایت ہے	پارہ ۱ سورہ بقرہ ۱۳۶
۴۹	دنیاوی حکومت اپنے سفیر کے تقرر میں غلطی کر سکتی ہے مگر اللہ تعالیٰ اپنے نبی کے تقرر میں غلطی نہیں کر سکتا، عصمتِ انبیاء قرآن سے ثابت ہے، علم اور عمل کا کمال صحبت پر موقوف ہے	ان مضامین کی تشریح سورہ آل عمران کی آیت نمبر ۷۸ میں تلاش کریں
۵۰	ولایت کی حقیقت	پارہ ۱۱ سورہ یونس ۶۳-۶۲
۵۱	شرک صرف یہی نہیں کہ غیر کی عبادت کرے، شرک حکم میں بھی ہے کہ غیر کو حاکم سمجھے	پارہ ۵ سورہ نسآء ۱۱۶
۵۲	اجماعِ امت کا مخالف جہنمی ہے	پارہ ۵ سورہ نسآء ۱۱۵
۵۳	بدعقیدہ اور گنہگار کا فرق	پارہ ۱۰ سورہ توبہ ۸۱

۵۴	دو چیزیں عذاب سے مانع ہیں ایک میرا وجود ایک استغفار (الحدیث)	پارہ ۹ سورہ انفال ۳۳
۵۵	استغفار پر دین اور دنیا دونوں کا وعدہ ہے	پارہ ۲۹ سورہ نوح ۱۲-۱۰، پارہ ۱۲ سورہ ہود ۵۲، پارہ ۱۱ سورہ ہود ۳
۵۶	تین گروہ کے اخلاقی زوال سے قوم خراب ہوتی ہے ۔ (مشائخ، علماء اور امراء)	پارہ ۱۰ سورہ توبہ ۳۴
۵۷	ذکر اللہ کی فضیلت، ذکر سب سے بڑی چیز ہے	پارہ ۲۱ سورہ عنکبوت ۴۵
۵۸	جو لوگ ذکر اللہ سے غافل ہیں اُن کا شمار عقل والوں میں نہیں	پارہ ۴ سورہ آل عمران ۱۹۰-۱۹۱
۵۹	ذکر اللہ فکرِ کائنات پر مقدم ہے ۔ (سائنسدانوں کو تنبیہ)	پارہ ۴ سورہ آل عمران ۱۹۰-۱۹۱
۶۰	بغیر ذکر اللہ فکرِ آخرت الحاد اور دہریت پر منتج ہوتا ہے	پارہ ۴ سورہ آل عمران ۱۹۰-۱۹۱
۶۱	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت قرآن سے ثابت ہے	پارہ ۱۸ سورہ نور ۲۲

٦٢	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی پاکدامنی پر قرآن کی گواہی	پارہ ۱۸ سورہ نور ۱۱-۲۱
٦٣	جو شخص حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یا ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے کسی کو متہم کرے وہ کافر، مکذبِ قرآن اور دائرہ اسلام سے خارج ہے	پارہ ۱۸ سورہ نور ۲۳
٦٤	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فاروق کا لقب کیسے ملا	پارہ ۵ سورہ نساء ٦٠
٦٥	اللہ کے وہ بندے جن پر انعام کیا گیا - (انبیاء، صدیقین م شہداء اور صالحین)	پارہ ۵ سورہ نساء ٦٩
٦٦	ترتیبِ خلافتِ راشدہ کا قرآن میں اشارہ	پارہ ٢٦ سورہ فتح ٢٩
٦٧	اہلِ بیت معصوم نہیں ورنہ تطہیر کا لفظ نہ آتا	پارہ ۲۱ سورہ احزاب ۲۳
٦٨	قلبی سکون اور راحت ذکر اللہ سے حاصل ہوتا ہے	پارہ ۱۳ سورہ رعد ۲۸
٦٩	انبیاء سابقین بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرح ازواج اور اولاد رکھتے تھے، فرشتے نہ تھے	پارہ ۱۳ سورہ رعد ۳۸
٧٠	ہر پیغمبر کو اسی کی قومی زبان میں وحی بھیجی جاتی تھی	پارہ ۱۳ سورہ ابراہیم ۴

۷۱	اگر نعمتوں کا شکر کروگے تو اور زیادہ نعمتیں ملیں گی، اگر ناشکری کروگے تو عذابِ شدید ہوگا	پارہ ۱۳ سورہ ابراہیم ۷
۷۲	اللہ کی ہستی اور وحدانیت شک وشبہ سے بالا تر ہے	پارہ ۱۳ سورہ ابراہیم ۱۰
۷۳	شیطان قیامت میں اپنے پیروکاروں کو لیکچر دے گا اگر میں نے تم کو گمراہ کیا تھا تو تم کیوں اندھے ہوگئے تھے	پارہ ۱۳ سورہ ابراہیم ۲۲
۷۴	تسخیرِ کائنات کا اصلی مفہوم	پارہ ۱۳ سورہ ابراہیم ۲۳
۷۵	مکہ معظمہ کے لئے جو دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کی تھی اس کا اثر آج تک مشہود ہے	پارہ ۱۳ سورہ ابراہیم ۳۷
۷۶	بہشت کے آٹھ دروازے ہیں اور دوزخ کے سات دورازے ہیں	پارہ ۱۴ سورہ حجر ۴۴
۷۷	اللہ کی لاٹھی کی آواز نہیں	پارہ ۱۴ سورہ حجر ۷۵
۷۸	روحانی طور پر انسان مرنے کے بعد ہی جنت یا دوزخ میں داخلہ ہو جاتا ہے البتہ جسمانی حیثیت سے پوری طرح داخلہ حشر کے بعد ہوگا	پارہ ۱۴ سورہ نحل ۳۲

۷۹	طاغوت سے کیا مراد ہے (ہڑونگا)	پارہ ۱۴ سورہ نحل ۳۶
۸۰	قرآن پڑھنے سے پہلے اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھنے کی حکمت	پارہ ۱۴ سورہ نحل ۹۸
۸۱	تم میں بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے	پارہ ۱۴ سورہ نحل ۹۸
۸۲	ناصح کو اپنی نصیحت پر عمل کرنا چاہیئے یہ مطلب نہیں کہ گناہ گار کسی کو نصیحت نہ کرے	پارہ ۱ سورہ بقرہ ۴۴
۸۳	حضرت ابراہیم علیہ السلام موحدین کے امام اور اپنی ذات میں ایک عظیم امت تھے	پارہ ۱۴ سورہ نحل ۱۲۰
۸۴	حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کبھی بھی شرک سرزد نہیں ہوا عارضی طور پر سہی	پارہ ۱۴ سورہ نحل ۱۲۰
۸۵	اصحابِ کہف کو ایمان سے زیادہ درجہ دیا ولایت کا	پارہ ۱۵ سورہ کہف ۱۳
۸۶	سگ اصحابِ کہف روزے چند، پئے نیکاں گرفت مردم شد	پارہ ۱۵ سورہ کہف ۱۸

۸۷	اصحابِ کہف کی تعداد نہیں بتائی گئی لیکن قومِ ثمود کے ۹ مفسدوں کا ذکر کیا	پارہ ۱۵ سورہ کہف ۲۲، پارہ ۱۹ سورہ نمل ۴۸
۸۸	غریب شکستہ حال مخلصین کو چھوڑ کر موٹے موٹے متکبرین کی طرف نہ جھکو	پارہ ۱۵ سورہ کہف ۲۸
۸۹	مستقبل کے لیے کوئی بات بغیر انشاءاللہ نہ کہو	پارہ ۱۵ سورہ کہف ۲۴
۹۰	حضرت موسیٰ علیہ السلام کا علم وہ تھا کہ خلقت پیروی کرے تو بھلا ہو، اور حضرت خضر علیہ السلام کا علم وہ تھا کہ دوسروں سے اس کی پیروی بن نہ آوے	پارہ ۱۵ سورہ کہف ۷۸
۹۱	یاجوج ماجوج کی تحقیق	پارہ ۱۶ سورہ کہف ۹۴
۹۲	قیامت میں سب سے زیادہ خسارے میں وہ لوگ ہوں گے جن قبلہ مقصود دنیاوی ترقیات ہیں	پارہ ۱۶ سورہ کہف ۱۰۴
۹۳	تو کہہ اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ میں بھی ایک بشر ہوں جیسے تم	پارہ ۱۶ سورہ کہف ۱۱۰
۹۴	شہرت اور مقبولیت میں فرق	پارہ ۱۶ سورہ مریم ۹۶

۹۵	جنت میں جانے کا راستہ دوزخ پر رکھا گیا ہے جسے عام محاروات میں پُل صراط کہتے ہیں	پارہ۱۶سورہ مریم ۷۲
۹۶	کوئی ہے اس کی صفت کا	پارہ۱۶سورہ مریم ۶۵
۹۷	عقل مند کو چاہئے کہ آفرینش عالم کی غرض سمجھے	پارہ۱۷سورہ انبیاء ۱۸-۱۶
۹۸	توحید کی محکم دلیل	پارہ۱۷سورہ انبیاء ۲۲
۹۹	آسمان ٹھوس ہے	پارہ۱۷سورہ انبیاء ۳۲، پارہ۳۰سورہ نبا۱۹، پارہ۱۸سورہ فرقان ۲۵
۱۰۰	انبیاء علیہم السلام عوام کے چھوٹے چھوٹے معاملات کی طرف بھی توجہ فرماتے تھے	پارہ۱۷سورہ انبیاء ۷۹
۱۰۱	اللہ تعالٰی نے حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاتھ میں لوہا نرم کردیا تھا	پارہ۱۷سورہ انبیاء ۸۱، پارہ۲۲سورہ سبا۱۰-۱۱

۱۰۲	تخت سلیمانی یمن سے شام اور شام سے یمن ایک ماہ کی راہ چند گھنٹوں میں فضا میں طے کرتا تھا	پارہ ۱۷ سورہ انبیاء ۸۱
۱۰۳	تخت سلیمانی کو زمین سے عاصفہ اٹھاتی تھی اور فضا میں رُخاء لے جاتی تھی	پارہ ۱۷ سورہ انبیاء ۸۱، پارہ ۲۳ سورہ ص ۳۶
۱۰۴	عاصفہ اور رُخاء صرف ہوائی سواری کے لئے ہی استعمال ہو سکتے ہیں	پارہ ۱۷ سورہ انبیاء ۸۱، پارہ ۲۳ سورہ ص ۳۶
۱۰۵	حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے ہوا اور جنوں کو مسخر کر دیا تھا۔ (معلوم ہوا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو تصرف حاصل تھا، وہ شخص قرآن سے جاہل ہے جس نے لکھا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس ایک تجارتی بحری بیڑہ تھا جس کو آنے اور جانے میں بادِ موافق ملتی تھی)	پارہ ۱۷ سورہ انبیاء ۸۱-۸۲، پارہ ۲۲ سورہ سبا ۱۲-۱۳
۱۰۶	جنوں کو علمِ غیب نہیں ہے	پارہ ۲۲ سورہ سبا ۱۴
۱۰۷	حضرت یونس علیہ السلام سے اجتہادی غلطی ہوئی تھی فریضہ رسالت کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کی تھی	پارہ ۱۷ سورہ انبیاء ۸۷

۱۰۸	حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا وارثِ باطنی کے لئے تھی	پارہ ۱۶ سورہ مریم ۶ ، پارہ ۱۷ سورہ انبیاء ۹
۱۰۹	وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین کی تفسیر	پارہ ۱۷ سورہ انبیاء ۱۰۷
۱۱۰	توحید ناور بعث بعد الموت پر دلائل	پارہ ۱۷ سورہ حج ۱-۷
۱۱۱	توحید سے انسان کو اعلٰے مقام ملتا ہے اور شرک ذلت اور پستی میں ڈھکیلتا ہے	پارہ ۱۷ سورہ حج ۳۱
۱۱۲	شعائر اللہ کی تعظیم آثارِ توحید میں سے شرک نہیں	پارہ ۱۷ سورہ حج ۳۲
۱۱۳	قربانی کا فلسفہ	پارہ ۱۷ سورہ حج ۳۷
۱۱۴	مسلمانوں کو جہاد کا حکم کب اور کیوں دیا گیا	پارہ ۱۷ سورہ حج ۳۹-۴۰
۱۱۵	صحابہ رضی اللہ عنہم اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی حقانیت، مقبولیت اور منقبت کا اشارہ	پارہ ۱۷ سورہ حج ۴۱
۱۱۶	تمام انبیاء علیہم السلام اصولِ دین میں متفق رہے ہیں	پارہ ۱۷ سورہ حج ۶۷-۶۹

۱۱۷	اگر سچا رب چلے لوگوں کو خوشی پر تو خراب ہو جائیں آسمان اور زمین	پارہ ۱۸ سورہ مومنون ۷۱
۱۱۸	یہ دن بدلتے رہتے ہیں باری باری ہم لوگوں میں ورنہ اللہ ظالموں سے راضی نہیں	پارہ ۴ سورہ آل عمران ۱۴۰
۱۱۹	مسلمانوں کی عارضی پسپائی کا مطلب یہ نہیں کہ اللہ ان کے دشمنوں سے راضی ہے	پارہ ۴ سورہ آل عمران ۱۴۰
۱۲۰	جنگِ احد میں مسلمانوں کی عارضی پسپائی کا راز	پارہ ۴ سورہ آل عمران ۱۳۹-۱۴۳
۱۲۱	اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ چلائے تم کو پہلوں کی راہ	پارہ ۵ سورہ نسآء ۲۶
۱۲۲	اگر تم کبائر سے بچتے رہو گے تو ہم صغائر کو معاف کر دیں گے	پارہ ۲۷ سورہ نجم ۳۲، پارہ ۵ سورہ نساء ۳۱
۱۲۳	حسد مت کرو بلکہ اللہ کا فضل تلاش کرو	پارہ ۵ سورہ نسآء ۳۲
۱۲۴	تعصب اور دشمنی میں انصاف کو ہرگز نہ چھوڑو	پارہ ۶ سورہ مائدہ ۸
۱۲۵	ہر ترقی پذیر شے ناقص ہوتی ہے مگر اسلام مکمل دین ہے	پارہ ۶ سورہ مائدہ ۳
۱۲۶	جو لوگ اسلام اور کفر کے درمیان راہ نکالتے ہیں وہ کٹر کافر ہیں	پارہ ۵ سورہ نسآء ۱۵۰-۱۵۱

۱۲۷	کافروں سے لڑنا دو وجہ سے فرض ہوا	پارہ ۵ سورہ نسآء ۷۵
۱۲۸	قربِ قیامت میں اقوامِ عالم کا ارضی نقشہ	پارہ ۳ سورہ آل عمران ۵۵
۱۲۹	مسلمانوں کا اتفاق یہودیوں کی نظر میں خار ہے	پارہ ۴ سورہ آل عمران ۱۰۰-۱۰۳
۱۳۰	جنگِ احد کے موقع پر کثرت رائے پر عمل کیا گیا	پارہ ۴ سورہ آل عمران ۱۲۱-۱۲۳
۱۳۱	جب حکومت اور عوام میں اختلاف ہو تو کتاب اور سنت کی طرف رجوع کرو	پارہ ۵ سورہ نسآء ۵۹
۱۳۲	مسلمانوں کی مستقل حکومت اللہ کا فضل و احسان ہے	پارہ ۵ سورہ نسآء ۹۴
۱۳۳	جھوٹوں اور دغا بازوں کی وکالت مت کرو - (ان آیات سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کو علمِ غیب نہ تھا)	پارہ ۵ سورہ نسآء ۱۰۷-۱۰۸
۱۳۴	یہودیوں کو عہد شکنی، بہتان تراشی، جھوٹ اور قتلِ انبیاء علیہم السلام پر سزا دی گئی	پارہ ۵ سورہ نسآء ۱۵۵-۱۵۹
۱۳۵	قتلِ انبیاء علیہم السلام کی وجہ سے یہودیوں پر ذلت اور محتاجی مسلط کی گئی	پارہ ۱ سورہ بقرہ ۶۱

۱۳۶	اسرائیل کی موجودہ حکومت حبل من الناس کے سہارے قائم ہے	پارہ ۴ سورہ آل عمران ۱۱۲
۱۳۷	اور تجھ پر الزام نہیں کہ اُن کو مسلمان کیوں نہیں کیا	پارہ ۱ سورہ بقرہ ۱۱۹
۱۳۸	اللہ تعالیٰ نے کلامِ پاک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلب پر اُتارا ہے	پارہ ۱ سورہ بقرہ ۹۷، پارہ ۱۹ سورہ شعراء ۱۹۴
۱۳۹	سو کچھ آنکھیں اندھی نہیں ہو جاتیں بلکہ اُن کے دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں میں ہیں	پارہ ۱۷ سورہ حج ۴۶
۱۴۰	صفاتِ الٰہی، احکامِ الٰہی کی اصل اور منشاء ہیں	آیۃ الکرسی، پارہ ۳ سورہ بقرہ ۲۵۵
۱۴۱	کفار کی بڑی طاقتوں سے کس طرح معاملات کرنا چاہیئے	پارہ ۳ سورہ آل عمران ۲۸
۱۴۲	واجعلنی لی نورا واعظم لی نورا، واجعلنی نورا (الحدیث)	پارہ ۱۸ سورہ نور ۳۵
۱۴۳	وعدہ استخلاف چاروں خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم پر پورا ہوا	پارہ ۱۸ سورہ نور ۵۵

۱۴۴	انبیاء سابقین بھی کھانا کھاتے تھے اور بازاروں میں آتے جاتے تھے	پارہ ۱۸ سورہ فرقان ۲۰
۱۴۵	انبیاء علیہم السلام کے دشمن مجرمین میں سے ہوئے ہیں - (اس آیت سے معلوم ہوا کہ جس شخص کے مخالف اولیاء اور علماء ہوں وہ مقبول نہیں بلکہ مردود ہے)	پارہ ۱۹ سورہ فرقان ۳۱
۱۴۶	مقبول بندوں کی صفات	پارہ ۱۹ سورہ فرقان ۶۳-۷۷
۱۴۷	قیامت میں بے روگ، چنگا اور مزکی دل کام آئے گا	پارہ ۱۹ سورہ شعراء ۱۱۱
۱۴۸	امیر لوگ انبیاء علیہم السلام کے غریب ساتھیوں کے رذیل اور کمینہ کہتے تھے	پارہ ۱۹ سورہ شعراء ۱۱۱
۱۴۹	شفقت میں رکھا ایمان والوں کو اپنے ہوں یا پرائے	پارہ ۱۹ سورہ شعراء ۲۱۵
۱۵۰	شیطانی وحی کن لوگوں پر آتی ہے	پارہ ۱۹ سورہ شعراء ۲۲۲
۱۵۱	فرعونیوں کو موسیٰ علیہ السلام کی سچائی کا دل میں یقین تھا مگر پھر بھی تکذیب کرتے تھے	پارہ ۱۹ سورہ نمل ۱۴

۱۵۲	جانوروں کادائرہ معرفت محدود ہے	پارہ۱۹سورہ نمل ۲۶
۱۵۳	بلقیس نے تحائف بھیج کر حضرت سلیمان علیہ السلام کی قیمت معلوم کرنا چاہی تھی - (یہاں سے بڑی اقوام کے سیاسی ہتھکنڈوں کا پتہ چلتا ہے جو قوموں اور افراد کی پرائس معلوم کر کے اُن کا استحصال کرتے ہیں، انٹر نیشنل ریلیشنز کا آجکل یہ اہم مضمون ہے)	پارہ۱۹سورہ نمل ۳۵
۱۵۴	اولیاءاللہ سے کرامت اور نبی سے معجزہ ظاہر ہوتا ہے	پارہ۱۹سورہ نمل ۴۰
۱۵۵	آصف بن برخیا نے بغیر اسباب مادی کے چشم زدن میں تخت بلقیس کو مارب سے شام منتقل کر دیا	پارہ۱۹سورہ نمل ۴۰
۱۵۶	سلیمان علیہ السلام نے بلقیس کو جو عجائبات دکھلائے اس کا منشاء اپنی عقل کا کمال اور اس کی عقل کا عجز اور نقص ظاہر کرنا تھا تا کہ ہدایت پر آئے	پارہ۱۹سورہ نمل ۴۴
۱۵۷	قرآن نے کسی جگہ کسی شخص پر "عالم الغیب" یا فلاں "یعلم الغیب" کا اطلاق نہیں کیا	پارہ۲۰سورہ نمل ۶۵

۱۵۸	نزولِ تورات کے بعد بجائے اہلاکِ سماوی کے جہاد کا طریقہ مشروع کر دیا گیا	پارہ ۲۰ سورہ قصص ۴۳
۱۵۹	جس جاہل سے توقع نہ ہو کہ سمجھانے سے مان لے گا اس سے کنارہ ہی بہتر ہے	پارہ ۲۰ سورہ قصص ۵۵
۱۶۰	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت کوشش کی کہ ابو طالب مرتے وقت کلمہ پڑھ لے اس نے قبول نہ کیا	پارہ ۲۰ سورہ قصص ۵۶
۱۶۱	قارون نے حضرت موسی علیہ السلام کو بدنام کرنے کے لئے خفیہ سازش اور بہتان تراشی کی	پارہ ۲۰ سورہ قصص ۷۶
۱۶۲	مومنوں اور مخلصوں کو امتحان کی بھٹی میں ڈالا جاتا ہے	پارہ ۲۰ سورہ عنکبوت ۳
۱۶۳	کچھ لوگ امتحان کو عذاب سمجھنے لگتے ہیں	پارہ ۲۰ سورہ عنکبوت ۱۰
۱۶۴	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نبوت سے قبل نہ کتاب پڑھی نہ قلم پکڑا	پارہ ۱ سورہ عنکبوت ۴۸
۱۶۵	قرآن شریف حفظ ہی سے باقی ہے لکھنا اس پر افزود ہے	پارہ ۲۱ سورہ عنکبوت ۴۹
۱۶۶	رومیوں کے بارے میں قرآن کی حیرت انگیز پیشن گوئی	پارہ ۲۱ سورہ روم ۱-۷

۱٦۷	مختلف اوقات میں اللہ تعالیٰ کی مختلف تجلیات کا وردو ہوتا ہے	پارہ ۲۱ سورہ روم ۱۸-۱۷
۱٦۸	اقوامِ عالم میں رنگوں اور زبانوں کا اختلاف قدرتِ عظیمہ کا نشان ہے	پارہ ۲۱ سورہ روم ۲۲
۱٦۹	اللہ کی صفت نہ آسمان والوں سے ملے نہ زمین والوں سے، وہ پاک ذات ہے	پارہ ۲۱ سورہ روم ۲۷
۱۷۰	(الف) دین اسلام دین فطرت ہے - (ب) اگر دین کے کام دنیا کی خاطر کیئے تو دین درست نہ ہو گا	پارہ ۲۱ سورہ روم ۳۰-۳۴
۱۷۱	عالمی جنگوں میں مصائب کا سبب دینِ فطرت سے فرار ہے	پارہ ۲۱ سورہ روم ۴۱
۱۷۲	اللہ کی رحمت سے مراد پا کر بندہ نڈر نہ ہو جائے اس کی قدرت رنگا رنگ ہے	پارہ ۲۱ سورہ روم ۵۱
۱۷۳	رقص و سرور، گانا بجانا و غیرہ اسلامی ثقافت میں داخل نہیں ہیں	پارہ ۲۱ سورہ لقمان ٦
۱۷۴	پیغمبر و مرشد کا حق اللہ کی طرف ہے کہ اسی کے نائب ہیں	پارہ ۲۱ سورہ لقمان ۱۵
۱۷۵	ثنائے او نہ مقدور جہانست کہ کنہش بر تر از کون و مکاں است	پارہ ۲۱ سورہ لقمان ۲۷

۱۷٦	شیطان اللہ کا نام لے کر بھی دھوکہ دیتا ہے	پارہ ۲۱ سورہ لقمان ۳۳، پارہ ۲۲ سورہ فاطر ۵-٦، پارہ ۲۷ سورہ حدید ۱۲
۱۷۷	دنیا کا عیش بھی انسان کو دھوکہ میں ڈالتا ہے	پارہ ۲۱ سورہ لقمان ۳۳، پارہ ۲۲ سورہ فاطر ۵-٦، پارہ ۲۷ سورہ حدید ۱۲
۱۷۸	جنت میں نعماء جسمانی کا انکار قرآن کا انکار ہے	پارہ ۲۱ سورہ سجدہ ۴
۱۷۹	کافر چاہتے اپنی طرف نرم کرنا، منافق چاہتے اپنی چال سکھانی اور پیغمبر کو اللہ پر بھروسہ ہے اس سے دانا کون	پارہ ۲۱ سورہ احزاب ۱-۳
۱۸۰	اپنی جان دہکتی آگ میں ڈالنا روا نہیں اگر نبی حکم دے تو فرض ہو جائے	پارہ ۲۱ سورہ احزاب ٦
۱۸۱	"صلوۃ علی النبی" کی تشریح اور طریقہ	پارہ ۲۲ سورہ احزاب ۵٦
۱۸۲	امانت کی تشریح	پارہ ۲۲ سورہ احزاب ۷۲

۱۸۳	قومِ سبا کو آرام میں مستی آئی، لگے مشقت مانگنے جیسے یہودیوں نے من و سلوٰی کے بدلے لہسن پیاز مانگا	پارہ ۲۲ سورہ سبا ۱۹
۱۸۴	اگر یہ ڈھونگ میں خود کھڑا کیا ہے تو کے دن چلے گا	پارہ ۲۲ سورہ سبا ۵۰
۱۸۵	ذکر اور نیک اعمال اوپر چڑھتے ہیں جب اپنی حد کو پہنچیں گے کفر مغلوب ہو گا اسلام کو عزت ہو گی	پارہ ۲۲ سورہ فاطر ۱۰
۱۸۶	(الف) مسلمانوں کو میٹھے پانی (اسلام) اور کھارے پانی (کفر) دونوں سے فائدہ ملتا ہے۔ (ب) تمام نعمتیں مومنوں کے لئے ہیں کافر بھی اس میں شریک ہو گئے، قیامت میں خالص انہی کے لئے ہیں	پارہ ۲۲ سورہ فاطر ۱۲، پارہ ۸ سورہ اعراف ۳۲
۱۸۷	اور کوئی نہ بتائے تجھ کو جیسا بتلائے خبر رکھنے والا یعنی اللہ	پارہ ۲۲ سورہ فاطر ۱۴
۱۸۸	مردے کی روح سنتی ہے اور قبر میں پڑا ہے دھڑ وہ نہیں سنتا	پارہ ۲۲ سورہ فاطر ۲۲
۱۸۹	ہمارا گناہگار معاف ہے، میانہ سلامت ہے اور آگے بڑھے سو سب سے آگے بڑھے (الحدیث)	پارہ ۲۲ سورہ فاطر ۳۲

۱۹۰	جو طیب ظاہر بغاوت کرے وہ ظاہر میں ہلاک ہو گا، جو طیب باطن میں بغاوت کرے وہ باطن میں ہلاک ہو گا	پارہ ۲۲ سورہ یٰسین ۷
۱۹۱	جن کو اللہ نے کھانے کو نہیں دیا ہم اُن کو کیوں کھلائیں سرمایہ پرستوں کی بیہودہ منطق	پارہ ۲۳ سورہ یٰسین ۴۷
۱۹۲	"وما علمنہ الشعر وما ینبغی لہ" سے علمِ غیب کلی کی نفی ہوتی ہے	پارہ ۲۳ سورہ یٰسین ۶۹
۱۹۳	صٰفّٰت کی آخری تین آیتوں کی بعد نماز اور ختمِ مجلس پر پڑھنے کی بڑی فضیلت ہے	پارہ ۲۳ سورہ صٰفّٰت ۱۸۰-۱۸۲
۱۹۴	تمام انبیاء علیہم السلام پر اللہ کی طرف سے سلام آتا ہے جو اُن کی عظمت، عصمت، سالم اور منصور ہونے کی دلیل ہے - (جو شخص یہ کہتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام سے قصور بھی ہوتے تھے اور اُن کو سزا تک دی جاتی تھی وہ قرآن سے جاہل ہے، حضرت شاہ عبد القادر رحمہ اللہ فرماتے ہیں "جس پر اللہ سلام بھیجے اس کے معنی یہ کہ اس کی پکڑ نہیں")	پارہ ۲۳ سورہ صٰفّٰت ۱۸۰-۱۸۲
۱۹۵	کیا انسان تسخیرِ کائنات میں کامیاب ہو گا	پارہ ۲۳ سورہ ص ۱۰-۱۱

۱۹۶	سرمایہ پرست غریبوں کی معمولی پونجی بھی ہڑپ کرنا چاہتے ہیں	پارہ ۲۳ سورہ ص ۲۳
۱۹۷	سلیمان علیہ السلام کے تخت پر جسد یعنی دھڑ ڈالنے کے معنی	پارہ ۲۳ سورہ ص ۳۴
۱۹۸	سلیمان علیہ السلام کی دُعا "اور دے مجھ کو وہ بادشاہی کہ مناسب نہ ہو کسی کو میرے بعد	پارہ ۲۳ سورہ ص ۳۵
۱۹۹	ایک مقدمہ میں داؤد علیہ السلام ایک فیصلہ دیا اور سلیمان علیہ السلام نے دوسرا فیصلہ دیا - (اس آیت کی تفسیر سے ائمہ فقہ کی بصیرت اور اختلاف پر روشنی پڑتی ہے، اُن کا اختلاف بھی صحیح اور اصح، حق اور احق، راجح اور ارجح کی نوعیت رکھتا ہے)	پارہ ۱۷ سورہ انبیاء ۷۹
۲۰۰	القرآن یفسر بعضہ بعضا	پارہ ۲۳ سورہ زمر ۲۳
۲۰۲	دنیا میں کوئی بات قرآن کی باتوں سے بہتر نہیں	پارہ ۲۳ سورہ زمر ۲۳
۲۰۳	یہ مثال ہے ان کی جو ہیں ایک رب کے بندے کاملین کی اولاد اور متعلقین کو جنت میں انہی کے	پارہ ۱۸ سورہ مومن ۸، پارہ ۲۷ سورہ طور ۲۱

	ساتھ ملا دیا جائے گا بشرطیکہ اُن کی راہ پر ہوں اور اگر اُن کی راہ پر نہ ہوں تو جیسے اور	
۲۰۴	روزی کا تعلق عقل سے نہیں ہے	پارہ ۲۴ سورہ زمر ۵۲
۲۰۵	اگر موسیٰ علیہ السلام جھوٹے ہیں تو اللہ اُن سے خود نمٹ لے گا، اگر تم جھوٹے ہو تو ذلیل ہو گے	پارہ ۲۴ سورہ مومن ۲۸
۲۰۶	فرعون بھی کہتا تھا اپنی قوم سے کہ میں تم کو صحیح راستہ بتلاتا ہوں	پارہ ۲۴ سورہ مومن
۲۰۷	نعمت کی قدر زوال کے بعد ہوتی ہے	پارہ ۲۴ سورہ مومن ۲۴-۲۵
۲۰۸	جب چینونٹی کی موت آتی ہے تو پر نکل آتے ہیں	پارہ ۲۴ سورہ مومن ۳۷
۲۰۹	اللہ تعالیٰ مجرمین سے اپنے اولیاء کا انتقام لئے بدون نہیں چھوڑتا	پارہ ۲۴ سورہ مومن ۵۱
۱۲۰	باطل پرست چاہتے ہیں کہ اہلِ حق سے اوپر ہو کر رہیں مگر ایسا ممکن نہیں	پارہ ۲۴ سورہ مومن ۵۶
۲۱۱	پیٹ سے قبر تک کتنے حال سے گزرے، ایک حال (قیامت) کا اور یقین کر لو	پارہ ۲۴ سورہ مومن ۶۸

۲۱۲	عذاب دیکھنے کے بعد ایمان اور توبہ بے فائدہ ہے	پارہ ۱۱ سورہ یونس ۹۱، پارہ ۴ سورہ نساء ۱۸، پارہ ۲۴ سورہ مومن ۸۵
۲۱۳	جب نظام شمسی اُلٹ پلٹ ہو جائے گا تو ایمان اور توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا	پارہ ۸ سورہ انعام ۱۵۹
۲۱۴	اللہ نے دو دن میں زمین بنائی، دو دن میں اس کے اندر قوتیں اور برکت رکھی اور دو دن میں آسمان بنائے	پارہ ۲۴ سورہ حٰم سجدہ ۹-۱۲
۲۱۵	مقبول بندوں کو موت سے پہلے بشارت دی جاتی ہے	پارہ ۲۴ سورہ حٰم سجدہ ۳۰-۳۲
۲۱۶	جو لوگ قرآن کی آیات میں الحاد کرتے ہیں اُن کو ڈھیل دی جاتی ہے مگر انجام آگ ہے	پارہ ۲۴ سورہ حٰم سجدہ ۴۰
۲۱۷	(الف) خلافتِ راشدہ کی بنیاد شوریٰ پر قائم تھی (ب) مشورہ کی ضرورت ان کاموں میں ہے جو قرآن و سنت میں منصوص نہ ہو (ج) مشورہ ایسے شخص سے کرنا چاہیئے جو عاقل اور عابد ہو	پارہ ۲۵ سورہ شوریٰ ۳۸

۲۱۸	اور وہ لوگ کہ جب ان پر ہووے چڑھائی تو وہ بدلہ لیتے ہے	پارہ ۲۵ سورہ شوریٰ ۳۹
۲۱۹	انبیاء علیہم السلام نفسِ ایمان کے ساتھ ہمیشہ متصف ہوتے ہیں	پارہ ۲۵ سورہ شوریٰ ۵۲
۲۲۰	کافر کو اللہ نے پیدا کیا کہیں تو آرام ملے	پارہ ۲۵ سورہ زخرف ۳۴-۳۵
۲۲۱	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول قیامت کا نشان ہے	پارہ ۲۵ سورہ زخرف ۶۱-۶۲
۲۲۲	ہم کو بنی اسرائیل کی کمزوریاں معلوم تھیں پھر بھی ان کو زمانہ کی اقوام پر فضیلت دی	پارہ ۲۵ سورہ دخان ۳۲
۲۲۳	دہریے زمانہ کو خدا جانتے ہیں پھر اللہ ہی کو کیوں نہ مانیں	پارہ ۲۵ سورہ جاثیہ ۲۴
۲۲۴	اگر تم کسی کے حکم میں نہیں تو واپس لے آؤ مرنے والے کی رُوح کو	پارہ ۲۷ سورہ واقعہ ۸۵-۸۷
۲۲۵	جنات حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر کیسے ایمان لائے	پارہ ۲۶ سورہ احقاف ۲۹-۳۲
۲۲۶	پھر تم سے یہ بھی توقع ہے کہ اگر حکومت مل جائے تو ملک میں خرابی ڈالو	پارہ ۲۶ سورہ محمد ۲۲

۲۲۷	اور تم بودے نہ ہو جاؤ کہ پکارنے لگو صلح	پارہ ۲۶ سورہ محمد ۳۵
۲۲۸	صلح حدیبیہ کو فتح مبین کیوں کیا گیا	پارہ ۲۶ سورہ فتح ۱-۲
۲۲۹	سورہ فتح کی آیت نمبر ۲ میں ذنب سے مراد تقصیرات ہیں نافرمانی نہیں	پارہ ۳۰ سورہ نصر ۳، پارہ ۲۶ سورہ فتح ۱-۲
۲۳۰	بعض علماء کے نزدیک صحابہ رضی اللہ عنہم سے جلنے والا کافر ہے	پارہ ۲۶ سورہ فتح ۲۹
۲۳۱	شعائر اللہ چار ہیں (۱) قرآن (۲) پیغمبر (۳) کعبہ (۴) نماز	پارہ ۲۶ سورہ حجرات ۱-۳
۲۳۲	پیغمبر کی شان میں ادنےٰ گستاخی کفر ہے	پارہ ۲۶ سورہ حجرات ۱-۳
۲۳۳	ایمان اور اسلام میں فرق	پارہ ۲۶ سورہ حجرات ۱۴
۲۳۴	قرآن کریم نصیحت کے لئے آسان ہے مگر غوّاصی کے لئے بحرِ بیکراں ہے	پارہ ۲۷ سورہ قمر ۱۷

۲۳۵	انسان اور جن آسمانوں اور زمین کے کناروں سے نہیں نکل سکتے	پارہ ۲۷ سورہ رحمٰن ۳۳
۲۳۶	کچّے لوگ پکے مومنین سے پل صراط پر روشنی طلب کریں گے	پارہ ۲۷ سورہ حدید ۱۴-۱۳
۲۳۷	دنیا میں دو گروہ ہیں (الف) حزب اللہ (ب) حزب الشیطان	پارہ ۲۸ سورہ مجادلہ ۲۲-۱۹
۲۳۸	فئے اور غنیمت میں فرق	پارہ ۲۸ سورہ حشر ۶
۲۳۹	جو شخص صحابہ رضی اللہ عنہم کی بدگوئی کرے اس کے لئے مالِ فئے میں کچھ حصہ نہیں	پارہ ۲۸ سورہ حشر ۱۰
۲۴۰	اگر قرآن پہاڑ پر اتارا جاتا تو وہ پھٹ کر پارہ پارہ ہو جاتا	پارہ ۲۸ سورہ حشر ۲۱
۲۴۱	کفار سے دوستانہ معاملات نہ کرو اور نہ اپنے راز اُن کو دو	پارہ ۴ سورہ آل عمران ۱۱۸، پارہ ۲۸ سورہ ممتحنہ ۲-۱۰
۲۴۲	تمام انبیاء علیہم السلام نے عام طور پر اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خاص طور پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارت دی ہے	پارہ ۲۸ سورہ صف ۶

۲۴۳	مقاصد بعثت چار ہیں (۱) تلاوتِ آیات (۲) تزکیہ (۳) تعلیمِ کتاب (۴) تعلیمِ حکمت	پارہ ۲۸ سورہ جمعہ ۲، پارہ ۴ سورہ آل عمران ۱۶۴
۲۴۴	حضور ﷺ کی بعثت قیامت تک کے لئے ہے	پارہ ۲۸ سورہ جمعہ ۳
۲۴۵	یہودی علماء تزکیہ سے دُوری کی وجہ سے گدھے ہو گئے تھے جس پر کتابیں لدی ہوں	پارہ ۲۸ سورہ جمعہ ۵
۲۴۶	اولیاءاللہ موت کی تمنّا رکھتے ہیں	پارہ ۲۸ سورہ جمعہ ۷-۶
۲۴۷	منافقوں کے دلوں میں ہمیشہ دھڑکا اور دغدغہ لگا رہتا ہے	پارہ ۲۸ سورہ منٰفقون
۲۴۸	تمہاری بعض ازواج اور اولاد تمہاری دشمن ہیں سو اُن سے بچتے رہو	پارہ ۲۸ سورہ تغابن ۱۴
۲۴۹	مصائب سے چھٹکارے کا ذریعہ تقوٰی ہے	پارہ ۲۸ سورہ طلاق ۳
۲۵۰	خود کو اور بال بچوں کو جہنم کی آگ سے بچاؤ	پارہ ۲۸ سورہ تحریم ۶
۲۵۱	اگر ہم سنتے یا سمجھتے تو دوزخ والوں میں نہ ہوتے	پارہ ۲۹ سورہ ملک ۱۰

۲۵۲	جو غریبوں، فقیروں، محتاجوں کا حق کھاتے ہیں وہ عذاب میں گرفتار ہوتے ہیں	پارہ ۲۹ سورہ ن ۱۷-۳۳

علامہ شبیر احمد عثمانیؒ اور سیاست

۱۔ جنگِ بلقان میں تُرکوں کی حمایت

خلافتِ عثمانیہ کے بقاء کو علامہؒ بہت اہمیت دیتے تھے۔ اس لیے ترکوں کی زبردست حمایت کی۔

۲۔ عالمِ اسلام کا ایک مرکز ہونا چاہیئے

حضرت علامہؒ کا شروع سے یہ خیال تھا کہ تمام دنیا کے مسلمان ایک مرکز پر جمع ہو جائیں تاکہ کفار مسلمانوں کی عظمت اور شوکت کو پامال نہ کر سکیں۔ یہی جذبہ تھا جو آخر میں پاکستان کی حمایت میں تبدیل ہو گیا۔

۳۔ جناح صاحبؒ اور علامہؒ

حضرت مرشدی و مولائی بیان فرماتے تھے کہ ''ایک روز مولوی شبیر احمد آئے اور کہنے لگے کہ سیاست میں حِصّہ لینے کا خیال ہے۔'' میں نے کہا: ''مولوی شبیر استخارہ کر لو۔'' انہوں نے جواب دیا: ''سات دن مسلسل استخارہ کے بعد حاضر ہوا ہوں۔ ساتویں دن یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر اس وقت اُمّت کے لیے کھڑے نہ ہوئے تو باز پُرس کریں گے یعنی قیامت میں۔'' چنانچہ میرے کہنے پر انہوں نے پریس کانفرنس بلائی اور پاکستان کی حمایت میں بیان دیا۔ اس کے بعد بہادر یار جنگ اُن کو جناح صاحب کے پاس لے

گئے۔ جناح صاحب مولوی شبیر احمد سے بہت متاثر ہوئے۔ تمام امورِ سیاست پر بات چیت ہوئی اور مولوی شبیر احمد کہتے تھے کہ "۷۰ سے ۸۰ فیصد مسائل میں مجھ سے اتفاق کیا۔ چلتے وقت مجھ سے وعدہ لیا کہ اگر میرا کسی مقام پر قیام ہوا اور آپ وہاں سے گزریں تو بغیر مجھ سے ملے آگے نہ جائیں۔ مجھ کو نہیں معلوم تھا کہ علماء کے گروہ میں آپ جیسے لوگ بھی ہیں۔" بعد میں متعدد ملاقاتیں ہوئیں۔ مرشدی و مولائی کہتے تھے کہ جناح صاحب نے دو وصیتیں چھوڑی تھیں: (۱) ایک یہ کہ میری لاش کو علامہ شبیر احمد کے سپرد کیا جائے، وہی تجہیز و تکفین کریں گے، (۲) میں تمام زعماء سلطنت کو حکم دیتا ہوں کہ ہر اہم معاملے میں علامہ سے مشورہ کیا کریں۔ چنانچہ لیاقت علی مرحوم نے یہ وصیّت علامہؒ کو پیش کی اور آپ نے تمام امور کی تکمیل فرمائی اور ایک بلیغ تقریر فرمائی جس میں یہ بھی کہا کہ اورنگ زیبؒ کے بعد اتنا بڑا مسلمان پیدا نہیں ہوا جس نے مسلمانوں کی اتنی بڑی سیاسی خدمت کی ہو۔ بعض کانگریسی ذہنیت کے لوگ یہ پروپیگنڈا propaganda کر رہے ہیں کہ علامہؒ بعد میں پچھتاتے تھے کہ میں نے جناح کی کیوں حمایت کی سو یہ خیال اور پروپیگنڈا باطل ہے اور ابلیسانہ فریب ہے پاکستان کو ڈھانے کیلئے۔

۴۔ علامہؒ اور لیاقت علی خاں شہید

<u>۱۹۴۵ء</u> میں تاریخ ساز الیکشن میں حضرت علامہؒ نے نہایت مدلّل سیاسی تقاریر فرمائیں۔ میرٹھ، سہارنپور وغیرہ مقامات پر تقاریر فرمائیں اور نوابزادہ لیاقت علی خاں آپ کی تقاریر کی برکت سے کامیاب ہوئے، بلکہ سنٹر کے الیکشن میں سو۱۰۰ فیصدی کامیابی

ہوئی۔ حضرت علامہؒ نے قراردادِ مقاصد لیاقت علی خاں مرحوم کے ذریعہ اسمبلی میں پیش کرائی۔ یہ قرارداد پاس ہوئی جو پاکستان کے آئین کی اصل بنیاد ہے۔

۵۔ علامہؒ اور جمعیۃ العلماء ہند

جمعیۃ العلماء ہند علامہؒ کی تقاریر سے پریشان ہو گئی۔ ایک بڑا وفد مولٰنا حسین احمد مدنیؒ کی رہبری میں علامہؒ سے ملنے آیا۔ انہوں نے کوشش کی کہ علامہؒ سیاست سے کنارہ کش ہو جائیں مگر علامہؒ نے پاکستان کی حمایت ترک کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ یہ گفتگو مکالمۃ الصدرین میں ہے۔ اسی گفتگو میں آپ نے فرمایا تھا: ''جناح نہ جھک سکتا ہے نہ بِک سکتا ہے۔''

۶۔ جمعیۃ العلماء اسلام کلکتہ

حضرت علامہؒ کا پیغام اس کے جلسہ میں سنایا گیا۔ حضرت علامہؒ اس جلسے میں صدارت نہ کر سکے تھے۔ اس جلسہ میں پاکستان کی حمایت کی گئی۔ جناح صاحب کو خراجِ تعریف بھی پیش کیا گیا۔

۷۔ سرحد کا ریفرنڈم

مرشدی و مولائیؒ نے حضرت علامہؒ کو سرحد جانے کی ترغیب دی۔ چنانچہ آپ دہلی پہنچے، وہاں جناح صاحب نے سرحد جانے کی اپیل کی۔ آپ سرحد گئے اور ۵۰۰ علماء

کے ساتھ پشاور، مانسہرہ، ایبٹ آباد، قبائلی علاقوں کا دورہ کیا۔ اس طرح عبدالغفار خاں اور ڈاکٹر خان کو شکست ہوئی، واپسی پر دہلی میں جناح صاحب نے علامہؒ کا شاندار استقبال کیا اور بہت تعریف کی۔ حقیقت میں پاکستان حضرت علامہؒ کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ اسی لیے جناح صاحب نے پاکستان کا جھنڈا حضرت علامہؒ سے بلند کرایا۔ اللہ تعالیٰ دونوں پر انکے مرتبہ کے اعتبار سے رحمت فرمائے۔

۸۔ افسوسناک پروپیگنڈہ

بعض دینی مدارس میں یہ پروپیگنڈہ کیا جارہا ہے کہ حضرت علامہ شبیر احمد صاحب عثمانی رحمۃ اللہ علیہ پاکستان کی حمایت کرنے پر افسوس کرتے تھے، یعنی نعوذ باللہ وہ یہ سمجھتے تھے کہ پاکستان غلط وجود میں آیا۔ مسلمانوں کیلئے اس سے زیادہ افسوسناک بات نہیں ہے کہ وہ اتنی بڑی خداداد مملکت پاکستان کو ریخت کرنے کے لیے ایسا گھناؤنا پروپیگنڈہ کریں۔ یہ بات حضرت علامہؒ پر بہتان ہے اور ایک مخصوص گروہ اس ناپاک اور جھوٹے پروپیگنڈے میں مصروف ہے۔ عوام کو چاہیے کہ ایسے لوگوں کی باتوں میں آکر گمراہ نہ ہوں۔ پاکستان عطیہ خداوندی ہے اور مسلمانوں پر اس عطیہ کی شکر گزاری فرض ہے۔ شکر یہ ہے کہ پہلے تسلیم کریں کہ واقع میں پاکستان اللہ تعالیٰ کا ایک عطیہ ہے اور جن حضرات نے پاکستان بنایا وہ مسلمانوں کو گمراہ کرنے والے نہ تھے بلکہ محسن تھے۔ دوسرے یہ کہ مسلمانوں کو چاہیے کہ پاکستان کو خالص اسلامی اسٹیٹ بنانے کی جدّوجہد کریں۔ اس جدّوجہد میں حضرت علامہؒ کی تفسیر مشعلِ راہ ثابت ہوگی۔ انشاءاللہ۔

نبیرہ مولانا فیض الحسنؒ سہارن پوری
(ادیب الہند)
۲۰ شوّال ۱۳۹۸ھ

احقر الناس ـــ (مولانا) محمد اشفاق احمدؒ
خلیفہ ارشد مولانا مطلوب الرحمٰن عثمانیؒ
(برادر بزرگ علامہ شبّیر احمد عثمانیؒ)
۲۴ ستمبر ۱۹۷۸ء